5522-ذبیح کا قصہ

سوال

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نبی ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہتے تھے ، میرے اور ایک کافر کے درمیان بحث ہوگئی تو اس کافر نے یہ کہا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے ۔

تو اسے بحث وتحیث کے بعد مجھ پر یہ واضح ہوا کہ جس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق صحیح پتہ نہیں چلتا (اس مترجم نسخہ کے مطابق جو اس کے پاس ہے) سورۃ نمبر (37)

آپ سے گزارش ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اور قربانی کے متعلق مسلمانوں کا موقف دلائل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے اپنے بندے اور خلیل ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :

.{اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ہجرت کرکے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا، اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما، تو ہم نے اسے ایک بردبار اور حلیم بچے کی بشارت دی، پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس نے (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا ابا جان! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے، غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا، تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں، در حقیقت یہ کھلا امتحان تھا، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا، اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد میں آنے والوں کے اندر باقی رکھا، ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو ، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا ، اور ہم نے اس کو اسحاق علیہ السلام نبی کی بشارت دی جو کہ صالح لوگوں میں سے ہوگا ، اور ہم نے ابراہیم واسحاق علیہما السلام پر برکتیں نازل فرمائیں، اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو صالح و محسن اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں}.

الصافات (99-113)

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اللہ تعالی اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے ملک سے ھجرت کی تو اللہ تعالی سے سوال کیا کہ وہ انہیں صالح اولاد عطا کرے ، تواللہ تعالی نے ایک حلیم وبردبار بچے کی خوشخبری دی جوکہ اسماعیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ ہی پہلے بچے ہیں جوکہ (ابراھیم خلیل علیہ السلام) کے ھاں پیدا ہوئے ، اوریہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں اہل ملل کے درمیان کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا کہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے پہلے بیٹے ہیں ۔

اوراللہ تعالی کا یہ فرمان کہ (پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلنے پھرے) یعنی جب وہ جوان ہوا اور اپنے والد کے کام آنے لگا ، مجاھد کہتے ہیں کہ جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا ، یعنی جوان ہوگیا اورسفر کرنے اوراتنی طاقت آگئ کہ جوکچھ اس کا والد کرتا ہے اس میں ھاتھ بٹانے لگا جب یہ کچھ ہو تو ابراھیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا کہ انہیں انکے اس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جارہا ہے ۔

اورحدیث شریف میں وارد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ <انبیاء کی خوابیں وحی ہوتی ہیں> اوراللہ تعالی کی طرف سے یہ ایک امتحان تھا کہ اس کا خلیل وہ اپنے عزیز ترین بیٹے کو جوکہ اسے بڑھاپے میں ملا ہے ، اورجب اس بات کا حکم دیا گیا کہ اسے اوراس کی ماں کو ایسی جگہ پر چھوڑدیں جو بے آب وگیاہ اور چٹیل میدان ہو ، اورایسی وادی میں جہاں پر نہ توکوئ انس کرنے والا اورنہ ہی حرکت ہو ، اور کھیتی اورجانور ہو تو اس نے ان کے بڑھاپے کواورزیادہ کردیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اللہ تعالی کے حکم پر عمل کیا اورانہیں وہاں اللہ تعالی کے سہارے اس پر توکل کرتے ہوئے وہاں چھوڑدیا ، تو اللہ تعالی نے ان کے لۓ اس تنگی سے نجات پیدا کردی اورانہیں ایسا رزق عطا فرمایا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے تھے ۔

پھر اللہ تعالی نے اس سارے معاملے کے بعد اپنے خلیل کو وہ بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا جوکہ اس کا اکلوتا اورپہلا تھا جس کے علاوہ اورکوئ بچہ نہیں تو پھر اس کا جواب دیتے ہوئے اوراللہ تعالی کا حکم ماننے میں جلدی کرتے ہوئے یہ سارا معاملہ اپنے اس بیٹے کے سامنے رکھا تاکہ اس کے دل میں یہ بات اسان ہوجائے اس کے بدلے کہ وہ اسے مجبور کرکے پکڑے اور زبردستی کرتے ہوئے ذبح کردے :

.{ تواس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے !میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کررہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟ }.

توبردبار اور حلیم بیٹے نے جلدی سے جواب دیا :

.{ بیٹے نے جواب دیا ابا جان !جو حکم ہوا ہے اسے بجالائیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے }.

تو یہ جواب انتہائی سیدھا اور اللہ تعالی اور والد کی اطاعت ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : .{ غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا }. اسلما کے معنی کے متعلق کہا گیا ہے یعنی جب وہ دونوں اللہ تعالی کے حکم کے سامنے جھک گئے اور اس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کرلیا ، اور تلہ للجبین ، کا معنی یہ ہے کہ اسے چہرے کے بل لٹا دیا ، ایک قول ہے کہ اسے گدی کی جانب سے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ ذبح کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہ دیکھے یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اور مجاھد اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور ضحاک رحمہم اللہ تعالی جمیعا کا ہے ۔

اور اسلما ، کا معنی ہے ، یعنی ابراھیم علیہ السلام نے تکبیر کہی اور بیٹے نے موت کے لئے کلمہ شہادت پڑھا سدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کے حلق پر چھری چلائی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کاٹا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھری اور حلق کے درمیان تانبے کی پلیٹ حائل کردی گئی تھی ، واللہ تعالی اعلم ، تواس وقت اللہ تعالی کی طرف سے یہ آواز دی گئی :

.{ توہم نے آواز دی کہ اے ابراھیم !یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کردکھایا }.
یعنی آپ کے امتحان اور اللہ تعالی کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے کا مقصد پورا ہوگیا وہ اس طرح کہ تیرا بیٹا قربانی کے لئے اور تیرا بدن آگ کے لئے اور تیرا مال مہمانوں کے لئے خرچ ہونا یہ سب امتحان ہے ، تو اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا }. یعنی واضح اور ظاہر امتحان ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان : .{ ، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا }.
یعنی اس کے بیٹے کے ذبح کے بدلے میں اللہ تعالی نے جو اس کے لئے بطور عوض آسان کردیا ، اور جمہور علماء سے مشہور یہ ہے کہ وہ عوض اور فدیہ وہ سفید رنگ کا موٹا تازہ سینگوں والا مینڈھا تھا ، امام ثوری رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عثمان بن خیثم

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں وہ ینڈھا چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ اس ینڈھے کا سر ابھی تک کعبہ کے پرنالے کے پاس لٹک رہا ہے ، تو یہ اکیلی ھی اس بات کی دلیل ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ وہ ہی مکہ میں مقیم تھے اور اسحاق علیہ السلام کے متعلق ہمیں یہ علم نہیں کہ وہ بچپن میں مکہ تشریف لائے ہوں ، واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (1/157-158)

توجیسا کہ اوپر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں نا کہ اسحاق علیہ السلام اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے ان آیات کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ کئی ایک وجوھات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں اس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کر رہے ہیں :

1–یہ کہ اسماعیل علیہ السلام پہلے بیٹے ہیں جن کی ابراھیم علیہ السلام کو خوشخبری دی گئ ، اور پھر مسلمانوں اور اھل کتاب کے ھاں متفقہ طور پر وہ اسحاق علیہ السلام سے بڑے ہیں اور اھل کتاب کے ھاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے ابراھیم علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کریں اور ایک نسخہ میں پہلے بیٹے کے الفاظ ہیں ۔

2–یہ کہ جو پہلا بچہ ہو اور اس کے بعد اور کوئ اولاد نہ ہو تو ابتلاء اور امتحان کے اعتبار سے اس کے ذبح کا حکم زیادہ سخت ہوتا ہے ۔

3–یہ کہ اللہ تعالی نے جو بشارت دی ہے اس میں غلام حلیم یعنی بردبار بچے کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد یہ فرمایا :

.{اور ہم نے اسے نبی اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائ جو کہ صالحین میں سے تھا}.اور فرشتوں نے جب ابراھیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائ تو انہوں نے یہ کہا : .**{بیشک ہم نے تجھے ایک علیم بچے کی خوشخبری دی}**. ۔

4–اور یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

.{توہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی، اوراسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی بھی}. یعنی ان دونوں کی زندگی میں ہی بچہ پیدا ہوگا جس کا نام اسحاق رکھا جائے گا، اوراس کا جانشین بھی ہوگا، اس کی نسل میں سے آگے نسل چلے گی اوراولاد پیدا ہوگی۔

تواس بیان کے بعد یہ جائز نہیں کہ اسے بچپن ہی میں ذبح کرنے کا حکم دے دیا جائے کیونکہ اللہ تعالی نے ان دونوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کی جانشینی اورنسل ہوگی
۔

5–اورپھر یہ بات بھی ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کویہاں پر حلیم کے وصف سے متصف کیا گیا ہے کیونکہ یہ حلم کا وصف ہی جگہ پر مباسب ہے ۔

تفسیر ابن کثیر (15/4)۔

واللہ تعالی اعلم.